بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۲۷ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۳ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ تبلیغ ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقارہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے لڑکے مولوی عبدالرحیم صاحب کی صحت کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲ جنوری کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد ناصر الدین خاں صاحب بی اے ابن ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب قادیان کا نکاح جناب ملک غلام محمد صاحب لاہور کی لڑکی ضیاء النساء صاحبہ سے مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ڈاکٹر احسان علی صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالمومن فوت ہو گیا۔ دعا ہے نعم البدل عطا کیا جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

سکھ یوتھ کانفرنس پر ایک نظر

حال میں لاہور میں سکھ نوجوانوں کی کانفرنس ہوئی ہے جس میں شمولیت کے لئے ڈاکٹر مونجے کو خاص طور پر بلوایا گیا۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ کہ انہیں اتنی دور سے کیوں بلوایا گیا۔ سکھوں میں اچھے اچھے قابل۔ اپنی قوم سے ہمدردی رکھنے اور اپنے مخصوص مسائل اور مصالح کو بہت اچھی طرح سمجھنے والے لوگ موجود ہیں۔ پھر ایک غیر صوبہ کے غیر سکھ لیڈر کو اتنی دور سے تکلیف دینے کی کیا ضرورت تھی۔

اس کانفرنس میں ماسٹر تارا سنگھ صاحب پریذیڈنٹ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت پنجاب میں فرقہ وارانہ جذبات بڑھ رہے ہیں۔ لیکن نہ ہندوؤں میں جتھہ بندی ہے۔ اور نہ مسلمانوں میں۔ اس وقت صرف ایک جتھہ بند جماعت اکالی دل ہے۔" لیکن یہ ماسٹر صاحب کی بھول ہے۔ جہاں تک تنظیم کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں واحد جماعت ہے۔ دنیا کے تختہ پر کوئی اور ایسی جماعت نہیں۔ جو اس طرح ایک ہاتھ پر جمع ہو۔ اور کسی جبر یا تشدد کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ دلی شوق اور بشاشت قلب کے ساتھ جمع ہو اور پھر اپنے امام کی طرف سے بلند ہونے والی آواز کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو۔ اور کراہت یا انقباض سے نہیں۔ بلکہ اس ایمان کے ساتھ اس پر لبیک کہتی ہو۔ کہ اس کے نتیجہ میں وہ سعادت اخروی کی حقدار ہوگی۔ بے شک نظام ایک بہت بڑی برکت ہے۔ بہت بڑی طاقت ہے۔ اور جس قوم میں یہ خوبی جس حد تک بھی موجود ہو۔ قابل قدر اور لائق ستائش ہے لیکن یہ کہنا صحیح نہیں کہ سکھوں کے سوا پنجاب میں کوئی منظم جماعت نہیں ہے۔ پنجاب ہی جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ اور یہی جماعت اس وقت دنیا کی بہترین منظم جماعت ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ کہ اس وقت ملک میں جو حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ ان میں سکھوں کا فرض ہے۔ کہ وہ نہ صرف پنجاب کی بلکہ تمام دنیا کی خدمت کریں۔ یہ بہت اچھا سبق ہے اور ہر شخص اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیگا۔ لیکن تمام دنیا کی خدمت سکھ کس صورت میں کر سکتے ہیں۔ اس کی وضاحت اس مشورہ کو زیادہ مفید اور ٹھوس بنا سکتی تھی۔ مگر ماسٹر صاحب نے معلوم نہیں۔ کیوں اس کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ پنجاب میں کئی ایسے مقامات ہیں۔ جہاں کی سکھ اکثریت غریب مسلمانوں کو ان کے جائز مذہبی حقوق سے جبراً روکتی ہے۔ اپنے عقیدہ اور مزاج کے مطابق کھانے پینے کی آزادی دینا تو درکنار انہیں خدا کے واحد کا نام بلند کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ تمام دنیا کی خدمت کے عزائم رکھنے والے سکھ لیڈروں سے بادب گزارش ہے کہ وہ اس شدید ناانصافی اور جبر کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ایسے سب مقامات پر مسلمانوں کی خوشی کا انتظام کریں۔ اپنے علاقہ کے ایسے مقامات کا پتہ ہم انہیں دے سکتے ہیں۔

پرنسپل گنگا سنگھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "ہماری قوم کا نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ یہ قوم نوجوان ہے۔ اس وقت سکھ نوجوان کا پروگرام پنجاب کو آزاد کرنا ہے۔ اور گورو کے فرمان کے مطابق "دیگ" چلانا۔ سب کے لئے مساوی رنگ میں کھانے پینے کا انتظام کرنا ہے۔ اور جو اس پروگرام میں مخل ہو۔ اسے تیغ سے سیدھا کرنا ہے۔ لیکن کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ پنجاب کے بعد خالصہ کا کام ختم ہے۔ اس کے بعد ہندوستان۔ چین۔ جرمنی جاپان وغیرہ کی اصلاح اور پھر تمام دنیا کی اصلاح اور تمام دنیا میں دھرم اور ستیہ کا راج قائم کرنا ہے۔ سکھوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تمام بھوکوں کو روٹی بہم پہونچانے کا انتظام کریں۔ اور روٹی کی غیر مساوی تقسیم کو ختم کر دیں۔ . . . . سکھوں کا پروگرام تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور جب تک سکھوں کے پروگرام کو دنیا نہیں اٹھائے گی۔ دنیا میں شانتی نہیں ہوگی"۔

سب کے لئے روٹی کا انتظام کرنا بہت اچھا خیال ہے۔ بشرطیکہ اسے عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ سکھ بیچارے یہ انتظام کیسے کر سکتے ہیں۔ اور پھر دنیا سے روٹی کی غیر مساوی تقسیم کے خاتمہ کا خیال معلوم نہیں سکھوں نے کہاں سے لیا ہے۔ روٹی کی غیر مساوی تقسیم کا خاتمہ نہ دنیا سے کبھی پہلے ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ سب کو روٹی بے شک مہیا ہونی چاہیئے۔ لیکن زیادہ محنت کرکے زیادہ کمانے والے کو اس کے بدلہ میں زیادہ آرام اور زیادہ آسائش حاصل کرنے کا حق بہرحال حاصل رہنا چاہیئے۔ تمام دنیا کی اصلاح اور دھرم اور ستیہ کا راج قائم کرنے کے خیالات بھی بہت خوشکن ہیں۔ لیکن یہ انقلاب زبانی دعووں سے اگر پیدا کئے جا سکتے۔ تو اب تک کبھی کے ہو چکے ہوتے۔ سکھ صاحبان غور تو کریں۔ کہ کیا ان کے پاس کوئی ایسا مکمل پروگرام بھی موجود ہے جو اس عظیم الشان انقلاب کا موجب ہو سکے۔ سکھ ازم کو قائم ہوئے چار صدیاں گزر گئیں لیکن اس قدر لمبے عرصہ میں وہ پنجاب کے ایک محدود علاقہ سے باہر اپنا کوئی حلقہ اثر پیدا نہ کر سکا۔ اور اس ملک کے تمدن و تہذیب پر اپنا کوئی مخصوص رنگ نہ چڑھا سکا۔ دنیا کے کسی ملک اور کسی ملک کی زندگی کے کسی ایک شعبہ میں بھی کوئی ایسا نقش دکھائی نہیں دیتا جو سکھ ازم نے قائم کیا ہو۔ بلکہ اس کے تمام صحیح مذہبی عقائد اسلامی عقائد کا چربہ ہے۔ اور اس کے بانی نے اسلام کے تمام اصول کی برملا تعریف کی ہے۔ مگر سکھ اس رستہ سے بہت دور جا چکے ہیں۔ بعد میں آنے والے گورو صاحبان نے اپنے زمانہ کے مخصوص ملکی حالات کے پیش نظر سکھ ازم میں تبدیلیاں کیں لیکن یہ تبدیلیاں محض ایک وقتی تحریک تھی۔ ان سے یہ کوئی ایسا مکمل اور ٹھوس پروگرام کی شکل نہیں اختیار کر گیا۔ کہ دنیا میں امن و امان کی بنیاد اس پر رکھی جائے گی۔ بہرحال اگر سکھوں میں ایسے لوگ ہیں۔ جو سنجیدگی سے یہی سمجھتے ہیں۔ تو ہم انہیں دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس خیال کی تائید میں اپنے مذہب کا مجوزہ نظام پیش کریں جس پر چلکر دنیا میں مستقل شانتی کا قیام ہوگا۔

سکھوں کی یہ باتیں پیش کرنے سے ہمارا ایک خاص مطلب یہ ہے۔ کہ احمدی نوجوان ان کی روشنی میں اپنے فرض کو پہچانیں۔ آج اگر سکھ نوجوانوں کی امنگوں اور آرزوؤں کی وسعتوں کا یہ عالم۔ اور یہ پھیلاؤ ہے۔ تو احمدی نوجوانوں کا مطمح نظر اور ان کے عزائم اور ارادوں کی انتہا کیا ہونی چاہیئے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہر احمدی نوجوان کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ضروری ہے۔ دوسرے تو جو کہتے ہیں۔ وہ محض ایک ذہنی چیز ہے۔ مگر ہمارے تو وہ ہیں دنیا میں ایک پاک انقلاب پیدا کرکے راستی اور صداقت کو قائم کرنا ہے۔ اور ہمارے ہاتھ میں جو لاجواب اور بے نظیر پروگرام دیا گیا ہے۔ وہ اس بات کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ دنیا کا امن و امان ہمارے ساتھ وابستہ ہے۔

"چندہ تبلیغ خاص" کے وعدے پورے کرلیں

جن احباب نے "چندہ تبلیغ خاص" میں وعدے کئے ہیں۔ خواہ بحیثیت جماعت وعدے بھیجے ہیں یا انفرادی طور پر۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وعدہ کی رقم اس اعلان کے پڑھنے پر ارسال فرمائیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ان کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور ان کا نام رجسٹر سے کاٹنا پڑے۔ احباب کو یاد رہے۔ کہ اس چندہ کی بابت سوائے اخبار کے خطوط کے ذریعہ کوئی یاددہانی نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ وعدہ کرنے والوں کا اپنا فرض ہے۔ کہ وہ خود اپنا چندہ "تبلیغ خاص" ارسال کریں ۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

ڈپٹی کمشنر صاحب کی قادیان میں آمد

ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر صاحب ۲۸ فروری کو قادیان تشریف لائے۔ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے ان کو ڈپوؤں کی دکانیں دکھلائیں۔ انہوں نے ایک ڈپو کے ہندو دوکاندار سے دریافت کیا۔ کہ کیا احراریوں وغیرہ کو چیزیں مل رہی ہیں۔ اس نے ریکارڈ سے دکھایا۔ کہ سب کو چیزیں مل رہی ہیں۔ بلکہ اس وقت چیزیں خریدتے ہوئے تین احراری دکھا دیئے۔ ان میں سے ایک سے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے خود دریافت کرکے ان کے احراری ہونے کی بھی تصدیق کرلی۔ اور صاحب موصوف کے دوبارہ دریافت کرنے پر کہ کھانڈ تیل۔ آٹا سب ملتا ہے۔ اور یہ کہ کوئی شکایت تو نہیں۔ اور اس طرح پوری تحقیق کے بعد بعض احراریوں کی شکائت کو ناواجب اور غلط قرار پایا۔ جو انہوں نے قادیان کے ڈپو کے بارہ میں کی تھی۔ جو ہندو صاحبان موقعہ پر موجود تھے۔ انہوں نے متفقہ طور پر اس انتظام کے تسلی بخش ہونے کا اقرار کیا۔ اور اپنے کو اس سے ہر طرح مطمئن بتایا۔

ترک اخبار نویسوں کے وفد سے ملاقات

لاہور۔ ۳۰ جنوری۔ ناظر صاحب امور عامہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے آج یہاں فلیٹی ہوٹل میں ترک وفد سے ملاقات کی۔ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء بھی ان کے ساتھ تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرکز سلسلہ اور بعض متفرق امور پر گفتگو ہوئی۔ وفد کے لیڈر نے قادیان آنے کی دعوت قبول کرنے کا اظہار شکریہ کے ساتھ کیا۔ اور سیکرٹری سے دریافت بھی کیا۔ کہ کیا اس کے لئے وقت نکالا جاسکتا ہے مگر افسوس کہ پروگرام میں اتنے وقت کی گنجائش نہ نکل سکتی تھی۔

جواناں بکوشید یرحمکم اللہ

تو وردِ زباں کن بر نعمت اللہ	الحمد للہ الحمد للہ
ایں تائیدِ ایزد رکن شدید است	جواناں بکوشید یرحمکم اللہ
گروہ مخالف چو آزار جوئند	فاصبر وما صبرک الا باللہ
چنیں جور ہا تا بکے اے حریفاں	فلک شعلہ بار است تو بو الی اللہ
ایں نصرت نہ از ما ز ربِ قدیر است	اذھٰی اعزّ علیکم من اللہ
صفاتِ خدا را بہ مخلوق دادند	استغفر اللہ استغفر اللہ
فروشوئے از خود تو رنگِ مجازی	کہ کافی و شافی ترا صبغۃ اللہ
عزیزاں بہ اظہارِ دیں جاں فشانید	کہ فتح است نزدیک نصرٌ من اللہ
یقیناً تو فائق شوی قومِ احمدؐ	کہ بر فوقِ دستِ تو آمد یداللہ
مرا تکیہ بر ذاتِ نعم الوکیل است	بہ سختی چو افتی فقل حسبی اللہ
دگر محنتِ بے کسی راچہ معنی	چو از فضل خود گفت انی انا اللہ

بہ شامِ غریباں ہر مشکل آساں

رحمے بہ خاکی من رحمۃ اللہ

بندہ عبد الرحمٰن خاکی از سرگودہا

مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ آئندہ ماتحت مجالس اپنے فراہم شدہ چندہ کا نصف بجائے ایک چوتھائی کے مرکز میں ارسال کریں۔ چنانچہ اس فیصلہ کو بغرض منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ جس کو حضور نے منظور فرمالیا ہے۔ تمام قائدین وزعمائے کرام کو اس تبدیلی کی اطلاع ضروری ہے۔ تاکہ آئندہ حصہ مرکز ارسال کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہ کل فراہم شدہ چندہ کا نصف مرکز میں ارسال کیا جائے۔ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کا افسوسناک انتقال

قادیان ۲ فروری نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے۔ کہ حضرت خان بہادر مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے خسر تھے۔ گذشتہ شب ساڑھے دس بجے کے قریب وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ اور موصی تھے۔ وفات کے وقت عمر بانوے سال تھی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ جنازہ ۳ فروری بروز بدھ قبل از دوپہر ہوگا جس کیلئے پشاور اور میانوالی اور راولپنڈی وغیرہ میں مرحوم کے عزیزوں کو بذریعہ تار اطلاع کردی گئی ہے۔

ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے پسماندگان بالخصوص ام مظفر احمد صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ مفصل انشاء اللہ پھر

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) ملک محمد شفیع صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ سانپ کے ڈسنے سے سخت تکلیف میں ہیں۔ (۲) منشی سلطان عالم صاحب سکنہ گوٹریالہ ضلع گجرات کا لڑکا بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت ونعم البدل

(۱) بھائی نعمت خان صاحب کی لڑکی یعنی زوجہ عبد الحق صاحب ۲۸ جنوری کو اور اہلیہ صاحبہ نعمت خان صاحب ۲۹ جنوری ۱۹۴۲ء کو بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد الغنی کریام ضلع جالندھر

(۲) عزیز کپتان محمد افضل صاحب پسر ڈاکٹر محمد الدین صاحب چاندپور ضلع ٹپرہ علاقہ بنگال میں اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے ۲۴ سال کی عمر میں فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم وہاں غالباً اکیلے ہی احمدی تھے۔ اس لئے تجہیز وتکفین محکمہ فوج نے ہی کی ہے احباب دعائے مغفرت کریں۔ محمد الدین ہیڈ ماسٹر [illegible] سیالکوٹ شہر

(۳) خاکسار کا لڑکا ۵ جنوری بعمر ۲ سال فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد از ملہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

کتاب "ضیاء الحق" کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۲ فروری کو ہوگا۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

خدا تعالیٰ کے سایہ میں جگہ پانے والے سات اشخاص

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل وشاب نشاٴ فی عبادۃ ربہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ واجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل طلبتہ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق اخفاءً حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیاً ففاضت عیناہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات آدمیوں کو (قیامت کے دن) اللہ تعالےٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جبکہ دن اس کے سایہ کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہ ہوگی۔ (ایک تو) انصاف کرنے والا حاکم (دوسرے) وہ جوان جو کہ جوانی کی امنگوں میں بھی عبادت خدا میں مشغول رہا (تیسرے) وہ جس کا دل مسجد میں لگا ہے (چوتھے) وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے زندگی بھر دوستی رکھی۔ اور اسی حالت پر مرے (پانچویں) وہ مرد جس کو ایک مرتبہ والی خوبصورت عورت نے (بُرے کام کے لئے) بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (چھٹے) وہ مرد جس نے اللہ کی راہ میں ایسے چھپا کر صدقہ دیا کہ دائیں ہاتھ نے جو کچھ دیا بائیں ہاتھ تک کو پتہ نہ لگ سکا۔ (ساتویں) وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا کہ اس کی آنکھیں بہ نکلیں۔ (رو دیا)

تشریح:۔ یہ حدیث ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ اس حدیث کی مثال ایسے ہی ہے۔ جیسے گورنمنٹ اعلان کرتی ہے۔ کہ فلاں فلاں اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے قابل آدمیوں کی ضرورت ہے اور وہ آدمی جو کہ ان اسامیوں کے لائق ہوتے ہیں ان مراتب پر فائز کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن ایسے سات شخصوں کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔

الامام العادل۔ دُنیا کا یہ سارا کارخانہ صرف اللہ تعالےٰ کے عدل و انصاف کے بل بوتے پر قائم ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات میں اپنی شہنشاہی پورے انصاف کے ساتھ قائم کئے ہوئے ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے نظام عالم کو قائم رکھنے کے لئے سب سے پہلے عدل کا حکم دیا ہے۔ عورتوں، بیوی اولاد، رشتہ داروں، ماتحتوں، مساکین، ظالم و مظلوم وغیرہ کا جب معاملہ پیش ہو تو جو شخص عدل و انصاف کو قائم رکھتا ہے وہ بہ فرمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن خدا کے سایہ میں جگہ پائے گا۔ عام و خاص امیر و غریب سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ ایک کافر بھی اگر عدل و انصاف سے کام لے۔ تو اسے اس کا بدلہ ملے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے فخر ہے۔ کہ میں نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ جو کہ عدل و انصاف کی وجہ سے مشہور تھا اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام سے کچھ مرید ایرانیوں کی ہجو کر رہے تھے۔ تو خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ اپنے آدمیوں کو منع کر دو۔ ایرانی اگرچہ کافر ہیں۔ لیکن ان میں عدل و انصاف کا مادہ ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہر شخص اپنے دائرہ اختیار میں عدل و انصاف کو برقرار رکھے۔ اور ایسا کرنے والا قیامت کے دن ان سات آدمیوں سے ہوگا۔ جو کہ خدا کے عرش کے سایہ میں جگہ پائیں گے

(۲) دوسرے وہ شخص جو کہ عالم نوجوانی میں خدا کی عبادت کرے۔ مذہب اسلام کی ایسی کامل تعلیمات ہیں۔ جن کو دیکھ کر صاف اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہی مذہب حقیقی طور سے کامل ہے۔ اس کے کسی حکم میں کسی قسم کا نقص نہیں۔ برہمو سماج نے عمر کے تین دور مقرر کئے ہیں۔ کچھ حصہ تو نوجوانی میں بسر کر دیا۔ اور کچھ حصہ کاروبار کی صورت میں۔ اور آخری عمر میں جبکہ انسان ضعف قوت کی وجہ سے لاچار و معذور ہوتا ہے خدا کی عبادت کی طرف متوجہ ہو۔ جس شخص نے نوجوانی کی حالت میں خدا کی عبادت نہیں کی۔ جبکہ اس کے قویٰ اس لائق تھے کہ وہ دن میں بھی عبادت کر سکتا۔ اور رات کو اٹھ کر بھی خدا کے حضور جھک سکتا۔ تو وہ بوڑھا ہو کر حق عبادت کس طرح کما حقہ ادا کر سکتا ہے۔ پس مذہب اسلام کی فوقیت کا یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ کہ اس نے عبادت کے لئے انسان کو شروع سے ہی ہدایت دی۔ دُنیا میں دیکھ لو۔ ملازمت ملے گی تو نوجوان کو اگر کوئی شخص سیاست میں حصہ لے سکتا ہے تو نوجوانی میں ٭

(۳) تیسرے وہ شخص بھی قیامت کے دن خدا کے سایہ میں جگہ پائے گا۔ جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا ہے یعنی وہ خیال کرے۔ کہ نماز کا وقت ہوا نہیں۔ اور جب اذان سُنے جھٹ مسجد میں پہونچ جائے۔ لوگ گورنر وغیرہ کے دربار میں شامل ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ اور وہاں تک رسائی پانے کے لئے درخواستیں دیتے ہیں۔ اور جس روز دربار منعقد ہوتا ہو۔ تو گھنٹوں پہلے وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ اور اسے لوگوں کے سامنے فخریہ بیان کرتے ہیں۔ تو کیا یہ امر ہمارے لئے باعث فخر نہیں کہ ہم خدا تعالےٰ کے دربار میں پانچ وقت حاضر ہوتے ہیں

(۴) وہ دو شخص جو صرف خدا کے لئے محبت کریں ان دونوں میں جو بھی کارروائی ہو۔ وہ صرف خدا کو خوش کرنے والی ہو۔ اپنے نفس کے متعلق کوئی خیال ان دونوں کے دلوں میں نہ آوے۔ تو ایسے شخص بھی قیامت کے دن خدا کے سائے میں جگہ پائیں گے

(۵) وہ شخص جس کو ایک حسین و جمیل عورت فعل بد کے لئے بلاتی ہے۔ تو وہ شخص یہ کہہ کر انکار کر دے۔ انی اخاف اللہ۔ یعنی میں باز آیا اس فعل شنیع سے کیونکہ مجھ میں خوفِ خدا ہے۔ میں خدا کے عتاب و عذاب سے ڈرتا ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان ہے۔ جو کہ صرف خدا کی ذات پر امید رکھتے ہوئے اور اسی سے خوف کھاتے ہوئے پاس کیا جا سکتا ہے۔ اس شخص کے اس عمل کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ خدا قیامت کے دن اسے بھی اپنے سایہ میں جگہ دیدے گا۔

(۶) وہ شخص جو کہ صدقہ و خیرات چھپا کر دے۔ یعنی کسی کو خبر تک نہ ہو۔ اسلام میں صدقہ و خیرات کا حکم سرًا و علانیہ دونوں طرح ہے۔ علانیہ اس لئے کہ اس کو دیکھ کر دوسروں کو تحریک ہو۔ اس حدیث میں صدقہ و خیرات چھپا کر دینے کا بڑا درجہ بیان کیا گیا ہے ٭

(۷) وہ شخص جو کہ عالم تنہائی میں خدا تعالےٰ کی یاد کرے۔ اور اس کے احسانات و انعامات کو یاد کر کے یہاں تک کہ اس کی آنکھیں آنسو بہا دیں۔ خدا کے سایہ میں ہوگا ٭ ایک شخص ایک دردانگیز وعظ سنتا ہے۔ اور وہ مجلس میں ہی اس وعظ سے متاثر ہو کر رونے لگتا ہے۔ یہ بھی ایک بڑی خوبی ہے۔ لیکن بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ انسان تنہائی میں بیٹھ کر خدا کی یاد کرے۔ اور غور کرے۔ کہ مجھ پر خدا تعالےٰ کا کس قدر احسان عظیم ہے۔ کہ اس نے مجھے مستقیم القامت انسان بنایا۔ میرے جیسے ہی آدم کے کئی ایسے بیٹے ہیں۔ جو کہ کُبڑے ہیں پھر وہ غور کرے۔ کہ خدا نے مجھے پیر صحیح سلامت دیئے ہزاروں ایسے ہیں جن کے پیر ہی نہیں۔ ایک دفعہ سعدی شیرازی خدا تعالےٰ کے حضور شکوہ کر رہے تھے۔ کہ میرے پاس جوتی نہیں۔ اسی وقت اُن کے سامنے سے ایک لولا آدمی گزرا۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ میں ننگے پیروں کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے حضور شاکی ہوں۔ اس کے تو پیر بھی نہیں۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ میں اسی وقت سے باز آیا ٭

کئی لوگ ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہیں۔ کہ کس قدر غریب ہیں۔ کہ گزارہ بھی نہیں کر سکتے اگر وہ دُنیا کے حالات پر نظر ڈالیں۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ ان سے بھی غریب تر لوگ دُنیا میں آباد ہیں۔ ایک اصُول دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دین اور خوبی کا جب معاملہ ہو۔ تو اپنے سے اعلےٰ آدمی کے نقش قدم پر چلو۔ اور جب دُنیا کا معاملہ ہو۔ تو ہمیشہ اپنے سے کم درجہ کو دیکھو۔ اور پھر خدا تعالےٰ کی عجیب قدرتوں کا ملاحظہ کرو۔ کیا اس انسان کے لئے جو ہر وقت اپنی غربت کا رونا روتا رہتا ہے۔ باعث شکر نہیں۔ کہ خدا نے اسے انسانی شکل میں پیدا کیا خدا تعالےٰ چاہتا۔ تو کتے کی شکل میں پیدا کر سکتا تھا۔ پس اگر اس نے قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے سایہ میں جگہ پانی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تنہائی میں خدا تعالےٰ کے احسانات کو یاد کرے۔ اور اپنے سے کم حیثیت اور درجہ کے لوگوں کے حالات کو دیکھے کہ وہ بھی تو مخلوق خدا ہیں۔ اور ان کی حالت مجھ سے کم درجہ پر ہے۔ اور وہ بھی دُنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد و بارک وسلم۔ انک حمید مجید۔

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی دواخانہ نور الدین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم

اسلام نے معافی اور درگزر کرنے کو بھی دو جانبیت کا ایک اعلیٰ ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (بقرہ پ۲) یعنی معاف کرنا تقوٰی کے زیادہ قریب ہے۔ آگے فرمایا وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ کہ معافی کے طریق کو اس لئے اختیار نہیں کیا جاتا کہ صاحب فضیلت اپنے مرتبہ کا خیال نہیں کرتا۔ اور اسے بھلا دیتا ہے اور پھر بجائے معافی کے ظلم و تعدی شروع کرتا ہے۔ حالانکہ فضیلت کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ صاحب فضیلت اپنے سے کم مرتبہ کے اشخاص سے اچھے سلوک سے پیش آتا۔ اور درگزر اور معاف کرنے کے طریق کو اختیار کرتا۔ مگر وہ اپنے مقام اور مرتبہ کو بھول جاتا ہے۔ اور خدا کی مخلوق سے اچھے سلوک سے پیش نہیں آتا۔ حدیث میں آیا ہے الخلق عیال اللہ کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں مخلوق سے بہتر اور پسندیدہ وہ شخص ہے جو اس کے عیال سے اچھی طرح سے پیش آتا ہے۔ (کنز العمال)

قرآن کریم میں ہے۔ کہ انسان اپنی کمزوریوں اور خطا کاریوں کی وجہ سے خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ ورنہ خدا کی ذات ایسی مہربان ہے۔ کہ انسان کی لغزشوں پر اسے معاف کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ سورہ شوریٰ کی آیات وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور سورہ مائدہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیا ہے۔ ویعفوا عن کثیر۔ کہ اے اہل کتاب ہمارے رسول نے آکر بہت سی باتیں جو تم چھپا رہے تھے تمہارے فائدے کے لئے ظاہر اور بیان کر دی ہیں۔ اور تمہاری بہت سی باتوں سے وہ درگزر اور معافی سے کام لیتے ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا۔ کہ آپ مخلوق خدا سے ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ اور درگزر اور معاف کرنا آپ کے صفات میں تھا۔ اس طرح فرمان نبوی تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل کرنے والے سب سے اول خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور آپ نے امت کو ہدایت فرمائی کہ خدائی اخلاق کے مطابق مخلوق خدا سے سلوک کرو۔ اور درگزر اور معافی کو اپنا شیوہ عمل بناؤ۔

باوجود ایسی واضح تعلیم کے پھر بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ کہ معمولی معمولی باتوں پر کینہ و بغض رکھتے ہوئے مخلوق خدا کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ ان کو درگزر اور معافی کرنے سے کوئی تعلق نہیں۔ گویا مذکورہ اسلامی تعلیم ان کے لئے نازل ہی نہیں ہوئی۔ ان کو اگر کوئی فکر ہے تو یہ۔ کہ جس طرح بن پڑے ان کے قصوروار کسی گرفت میں آجائیں۔ اور ان کا سینہ ٹھنڈا ہو۔ وہ نہیں سوچتے کہ ان کے خدا کا رحم کتنا غالب ہے۔ اور ان کے نبی کا سلوک کتنا عام ہے۔ جو لوگ تاریخ اسلام سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ درگزر اور معاف کرنے کو ترجیح دی۔ حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن ان ظالموں کو بھی آپ نے معاف کر دیا کہ جو مسلمانوں پر مظالم کی وجہ سے خدا کی نظر میں واجب القتل تھے۔ وللہ در القائل

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفے نبیوں کا سردار

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

ترکہ کے متعلق بعض ضروری مسائل

اس علم کو علم فرائض کہتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ اس میں بعض ورثاء کے حصے مقرر ہیں۔ فرائض فریضہ کی جمع ہے۔ مقررہ حصہ یا وہ علم جس میں کہ محدود تقسیم شدہ حصہ معین حصص کا بیان ہے یا یہ حصے جو کہ بلا عوض ملتے ہیں۔

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے۔ اور اپنے پیچھے مال جائیداد نہ چھوڑے۔ تو اس کی تجہیز تکفین۔ تدفین کے اخراجات بیت المال سے ہوں گے۔ اگر بیت المال ہو۔ (تیاری قبر۔ کفن دینا۔ دفنانا) لیکن اگر مرنے والا اپنے پیچھے مال چھوڑے۔ خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ تو اس کا مال مندرجہ ذیل ترتیب سے خرچ ہوگا (ا) غسل پر۔ کفن پر۔ قبر پر اور ان کے لوازم پر خرچ ہوگا (ب) اس کے بعد قرضہ ادا کیا جاوے اگر میت کے ذمہ قرضہ ہو۔ یا جتنا ادا ہو سکے۔ اگر مال کم اور قرضے زائد ہوں۔ (ج) اگر قرضہ کے بعد کچھ بچے تو باقی ماندہ مال میں سے ⅓ حصہ سے اس کی وصیت ادا کی جائے اگر اس کی وصیت ہو۔ (د) پھر باقی ماندہ مال قرآن کریم سنت نبوی اور اجماع امت کے موافق اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

قرآن کریم نے بارہ افراد کے حصے مقرر کئے ہیں۔ (ا) مردوں میں سے چار ہیں باپ بصورت اولاد میت۔ دادا بصورت مذکور چونکہ باپ نہ ہونے کی صورت میں یہ باپ کا قائم مقام ہے۔ لہٰذا اس کو باپ کا مرتبہ حاصل ہے۔ بھائی ماں کی طرف سے۔ خاوند

(ب) عورتوں میں سے آٹھ ہیں۔ بیوی۔ لڑکی۔ پوتی۔ بہن۔ ماں باپ کی طرف سے بہن۔ باپ کی طرف سے بہن۔ ماں کی طرف سے ماں۔ نانی دادی۔ یہ ماں کی قائم مقام ہے (نانی) (دادی کو رسول اللہ نے حصہ دیا ہے) نانی اس صورت میں حق دار ہے۔ کہ مرنے والے کی ماں زندہ نہ ہو۔ لیکن دادی کے لئے دادا کی عدم موجودگی ضروری نہیں ہے۔

قرآن کریم نے بعض وارثوں کے حصے مقرر نہیں کئے۔ بلکہ انہیں باقی ماندہ کل مال کا وارث ٹھہرایا ہے (اصطلاح علماء میں ایسے وارثوں کو عصبہ کہتے ہیں۔ عصبہ کے معنے ہیں ہم قوم۔ اس کی جمع ہے عصبات) پس اصحاب فرائض کے بعد جو مال بچے وہ عصبہ میں تقسیم ہوگا۔ مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ۔ ان اسباق میں سے اگر کوئی مسئلہ یا اس کا حصہ قرآن کریم یا سنت یا اجماع امت یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ یا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشاء کے خلاف ہو تو اس کو ترک کر دیں۔ اور اسکو میری کمی علم پر محمول

ڈبوں میں بند پنیر اور دودھ کے کارخانے

ڈبوں میں بند کیا ہوا پنیر اور دودھ اب ہندوستان میں تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں کامیابی کئی رکاوٹوں کے باوجود ہوئی ہے۔ جنہوں نے کئی ماہ تک حکومت کے بہترین سائنس دانوں کے دماغ کو پریشان کر رکھا تھا۔ سب سے پہلی مشکل یہ تھی کہ پنیر کو ڈبوں میں بند کرنے کے جو طریقے بیرونی ملکوں کے کارخانے اختیار کرتے ہیں وہ تجارتی راز ہیں یہ کارخانے ظاہر کرنے کو تیار نہ تھے۔ اس سے بھی اہم مشکل یہ تھی کہ بھینس کا دودھ جس سے ڈبوں میں بند کرنے کا پنیر تیار ہوتا ہے وہ اس دودھ سے مختلف ہے۔ جس سے دوسرے ملکوں میں پنیر بنتا ہے اس لئے کہ بھینس کے دودھ میں مکھن والا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ جب کئی ماہ کی کوششوں کے بعد دونوں مشکلات کا حل معلوم ہوا۔ تو ایک تیسرا مسئلہ سامنے آگیا۔ اور وہ یہ کہ ربڑ جو عام طور پر ڈبوں پر مہر لگانے کے لئے استعمال ہوتا ہے نہیں ملتا تھا۔ ایک بار پھر سائنسدانوں نے کام شروع کر دیا۔ اور اس کی بجائے کیمیاوی چیز دریافت کر لی گئی ہے۔ اور اب ایک فوجی فیکٹری ہندوستان میں کئی جگہ ٹین میں بند کیا ہوا۔ چودہ ہزار ٹن پنیر اور دودھ روزانہ بنا رہی ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے حسب ذیل عہدیداران کے تقرر ۳۰ر اپریل ۱۹۴۲ء تک منظور کئے گئے ہیں۔ امید ہے۔ جملہ عہدیداران اپنے اپنے فرائض پوری توجہ و محنت سے سر انجام دیں گے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں

پریذیڈنٹ۔ شیخ عبد الغنی صاحب گڈس کلرک (ریٹائرڈ) سکنہ نوشہرہ۔

جماعت احمدیہ جمشید پور

سکرٹری مال۔ بابو عبد المجید صاحب صدیقی

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

پریذیڈنٹ۔ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ حکیم عبد الرزاق صاحب۔

جماعت احمدیہ پھلور

پریذیڈنٹ و امین۔ عبد الغفور صاحب۔ سکرٹری مال و محاسب۔ محمد اکبر صاحب۔

جماعت احمدیہ بنوں

سکرٹری تعلیم و تربیت و دعوۃ و تبلیغ۔ میاں اللہ دتا صاحب چوکیدار محکمہ ریلوے۔ ریلوے سٹیشن بنوں۔

جماعت احمدیہ جالندھر

پریذیڈنٹ۔ میاں محمد عالم صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس۔ سکرٹری مال۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر۔ نائب سکرٹری مال۔ صوفی محمد رفیق صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت۔ عبد الواحد صاحب کلرک۔ نائب سکرٹری تعلیم و تربیت۔ پیر انوار الدین صاحب کلرک۔ سکرٹری امور عامہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب۔ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ مرزا انوار الحق صاحب محصل۔ بابو عبد الواحد صاحب کلرک۔ محاسب۔ صوفی محمد رفیق صاحب۔ امین۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب۔ نائب سکرٹری امور عامہ۔ ملک غلام حسین صاحب ٹی ٹی۔

جماعت احمدیہ شیخ محمدی ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور

پریذیڈنٹ و امین۔ استاد صاحب گل صاحب سکرٹری مال۔ عبد الغنی خان صاحب۔ محاسب۔ محمد منیر خان صاحب۔

جماعت احمدیہ دھرمسالہ ضلع کانگڑہ

سکرٹری مال چوہدری اللہ رکھا صاحب

صدر " " " "

جماعت احمدیہ ڈیبہ گرام۔ کھرام پور

ضلع پڑنہ (بنگال)

پریذیڈنٹ۔ مولوی شمس الرحمٰن خادم صاحب

انجمن احمدیہ بھلیسر اور بھٹیاں

پریذیڈنٹ۔ چوہدری غلام نبی صاحب سکنہ بھلیسر۔ جنرل سکرٹری۔ برکت علی خان صاحب سکنہ بھٹیاں۔ امور عامہ و امام الصلوٰۃ چوہدری غلام نبی صاحب سکنہ بھلیسر۔

نوٹ:۔ انجمن احمدیہ بھلیسر کے سکرٹری مال کے تقرر کا معاملہ نظارت بیت المال کے زیر غور ہے۔ اس لئے اس کی منظوری کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

مسجد فضل قادیان

سکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل۔ سکرٹری تعلیم تربیت۔ مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل۔

جماعت احمدیہ خانپور

پریذیڈنٹ۔ چوہدری اللہ داد خان صاحب سیکنڈ ماسٹر سکرٹری تبلیغ۔ ملک فضل داد خاں صاحب پنشنر حوالدار سکرٹری مال۔ ماسٹر کفایت علی صاحب۔

جماعت احمدیہ ماڑی انڈس ضلع میانوالی

ایڈ و پریذیڈنٹ۔ ملک عبد الکریم صاحب ہیڈ شیڈ کلرک ماڑی انڈس۔

سکرٹری مال و محاسب و محصل و سکرٹری وصایا میاں اللہ دتا صاحب فائرمین انجن شیڈ ماڑی انڈس۔ سکرٹری تبلیغ و امور عامہ چوہدری سردار خان صاحب محرر چونگی کالاباغ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب ڈرائیور پاور ہاؤس ماڑی انڈس۔

جماعت احمدیہ ہردوڑ تال درکان حلقہ نمبر ۵۲ تحصیل گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ۔ چوہدری نور محمد صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب۔ سکرٹری مال محمد الدین صاحب پٹواری مال ہردوتال درکان حلقہ نمبر ۵۲

پنجاب میں فصلوں کی حالت

دسمبر میں پنجاب میں فصلوں کے بارے میں مختلف اضلاع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آب پاش علاقوں میں کھڑی فصلوں کی حالت اوسط یا اوسط سے بہتر تھی۔ اور غیر آب پاش علاقوں میں اوسط سے کم یا اوسط حالت تھی۔ اضلاع حصار۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ کرنال۔ انبالہ۔ کانگڑہ۔ ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ شاہ پور۔ منٹگمری۔ لائل پور۔ جھنگ اور ملتان کے بعض حصوں میں ٹڈی دل نے حملہ کیا۔ اضلاع حصار و انبالہ کے بعض حصوں میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ اور دیگر حصوں میں کم۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مستعد

کلرکوں کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دو مخلص محنتی اور مستعد کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو کلرک کا کام کرسکیں۔ تنخواہ بیس روپے سے پچیس روپے تک حسب لیاقت ہوگی۔ جو نوجوان اس کام کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں جلد از جلد مقامی قائد اور پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ یکم فروری۔ شمالی افریقہ میں اتحادی فوجوں نے زوورا پر قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی ٹیونیشیا میں لگاتار معمولی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ان میں پیدل فوجوں۔ ٹینکوں اور توپوں نے برابر حصہ لیا۔ فریقین کے طیارے اپنی فوجوں کو مدد دیتے رہے۔ کل بیزرٹا کی گودیوں کو اتحادی طیاروں نے نشانہ بنایا جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ قابص کے ہوائی میدان پر بھی حملہ کیا گیا۔ دشمن کے کئی طیارے جو وہاں کھڑے تھے۔ برباد کر دیئے گئے۔ ایک دن میں دشمن کے ۱۹ طیارے ٹھکانے لگا دیئے گئے۔ دشمن نے فرانسیسی مورچوں پر حملہ کیا۔ اور بھاری نقصان پہنچا کر وہ سیدی بوبرید کے کچھ قریب پونچنے میں کامیاب ہو گیا۔ جنوبی ٹیونیشیا میں دشمن کے ۲۰ ٹینک اور بہت سی گاڑیاں برباد کر دی گئیں۔

قاہرہ یکم فروری۔ جنرل جیرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ وہ یورپ میں لڑنے کے لئے تین لاکھ نئی فرانسیسی فوج تیار کر رہے ہیں۔ جسے امریکہ سامان جنگ سے مسلح کرے گا۔ آپ نے کہا۔ یہ فوج چند ماہ میں تیار ہو جائے گی۔ ۱۹۴۳ء ہماری فتح کا سال ہوگا۔ اسوقت ہم یورپ پر اتر کر دشمن پر حملہ کریں گے۔ اور برلین میں پہنچکر صلح کی شرائط منوائیں گے۔ افریقہ میں دشمن خواہ جم کر مقابلہ کرے اور خواہ اسے خالی کر جائے۔ اسکی بربادی یقینی ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ مسولینی نے اپنی افریقن سلطنت کے ختم ہونے پر ہائی کمانڈ میں پھر تبدیلی کی ہے۔ چیف آف دی جنرل سٹاف کو الگ کر دیا گیا ہے۔ روم ریڈیو حسب سابق کہہ رہا ہے۔ کہ اسے اسکی اپنی درخواست پر علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ پیرس ریڈیو نے کہا ہے کہ مارسیلز کے رقبہ میں عمارتوں کو گرانے کا کام آج شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک ہفتہ ہوا۔ جرمن حکام نے یہاں سے ۴۰ ہزار لوگوں کو منتقل کر کے اسے خالی کرنے کا حکم دیا تھا۔

دہلی یکم فروری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کل برطانی طیاروں نے دریائے مایو میں دشمن کے جہازوں اور کشتیوں پر حملے کئے۔ اور کافی نقصان پہنچایا۔ سب جہاز واپس آ گئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے ہندوستان پر کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔ جنوری کے مہینہ میں اتحادی طیاروں نے اس قدر سخت اور اتنے زیادہ حملے برما پر کئے۔ کہ اس سے قبل نہ کئے تھے۔ دسمبر میں دن کے وقت بیس حملے کئے گئے تھے۔ اور رات کو کوئی نہ کیا تھا۔ مگر جنوری میں دن کے وقت تو روزانہ اور رات کو اٹھارہ حملے کئے گئے۔ ان حملوں کی وجہ سے دشمن کو ایک سے دوسری جگہ کمک پہنچانا مشکل ہو گیا۔ ان سب حملوں میں صرف چھ طیاروں کا نقصان ہوا جنوری میں جاپانیوں نے ہندوستان پر صرف سات حملے کئے۔ دو کلکتہ پر اور باقی چٹاگانگ اور جنوب مشرقی بنگال پر۔ ان حملوں میں دشمن کے آٹھ طیارے گرا لئے گئے۔

بمبئی یکم فروری۔ طلباء کے ایک جلسہ میں مسٹر جناح نے کہا۔ کہ اگر ہندوستانی متحد ہو جائیں تو برطانیہ ہندوستان کے مطالبات پورے کرے گا۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا برطانیہ واقعی ایسا کرے گا۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ ہم کیوں نہ متحد ہو کر تجربہ کر لیں۔ جتنی جلدی ہندو لیڈر یہ سمجھ لیں۔ کہ مسلمان پاکستان کیوں مانگتے ہیں؟ اتنا ہی اچھا ہے۔ وہ ۳/۴ ہندوستان لے لیں۔ اور وہاں جس طرح چاہیں۔ حکومت کریں۔ باقی ہمیں دے دیں۔ ہم اپنے علاقہ میں غیر مسلموں کے ساتھ مہذب حکومتوں سے بھی زیادہ اچھا سلوک کریں گے۔ کیونکہ ہمیں قرآن کریم کا یہی حکم ہے۔

ماسکو یکم فروری۔ روسی فوجیں روستوف کے شمال اور جنوب میں برابر بڑھ رہی ہیں۔ کاکیشیا کی جرمن فوجوں کو ان روسی فوجوں سے سخت خطرہ ہے جو کراسنوڈور پر تین اطراف سے بڑھ رہی ہیں۔ ان کے بچنے کیلئے صرف ایک ہی ریلوے لائن ہے۔ روسی اب کراسنوڈور سے صرف ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ رژیف کے جنوب میں روسیوں نے ایک اور زبردست حملہ شروع کر دیا ہے۔ سٹالین گراڈ کے سامنے تمام جرمن فوج کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اس کی تعداد تین لاکھ تیس ہزار تھی۔ ورونیش کے جنوب میں جو جرمن اور ہنگرین ڈویژن گھرے ہوئے ہیں۔ ان کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ اٹھارہ گھنٹوں میں روسی دو اہم ریلوے سٹیشنوں اور بیس دوسرے مقامات پر قبضہ کر چکے ہیں۔

واشنگٹن یکم فروری۔ کرنل ناکس نے بحرالکاہل کے اتحادی اڈوں کے معائنہ کے بعد جو بیان دیا۔ اس میں کہا۔ کہ گوڈال کنار میں اب جاپانیوں سے خطرہ بہت کم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانیوں نے اب یہاں اپنی فوجوں کو مدد پہنچانے کا خیال ترک کر دیا ہے۔ مڈوے وغیرہ جزائر میں امریکن اڈوں کو اب قلعہ بند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم فروری۔ بحرالکاہل کے علاقہ میں اتحادی طیاروں نے کمان کی شکل میں دو ہزار میل کے علاقہ پر دشمن کے ٹھکانوں پر سخت حملے کئے۔ ٹیمور میں کوبان کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا گیا۔ دشمن کو آٹھ طیاروں کا نقصان ہوا۔ رباؤل کی بندرگاہ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ نیوگنی میں خشکی پر گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ جاپانی یہاں میدان چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

دہلی یکم فروری۔ سنٹرل اسمبلی کا اجلاس سوموار کو ہوگا۔ فنانس ممبر صدارت کے فرائض ادا کریں گے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ ہٹلر نے اپنے برسر اقتدار آنے کی سالگرہ پر ایک اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں۔ جرمنی اور اس کے اتحادیوں کی فتح یا بالشویزم کے ہاتھوں تباہی اور اسکی غلامی۔ ہٹلر نے اپنی قوم کو استقلال کے ساتھ جنگ جاری رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ جنگ اسوقت تک جاری رہیگی جب تک کہ ہم سارے براعظم یورپ کو محفوظ خانہ بنا دینگے۔ ہم پر اسوقت جو چوٹیں پڑ رہی ہیں۔ وہ ان چوٹوں کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ جو سفاک اقوام کے یورپ میں گھس آنے سے ہم پر پڑینگی۔ ہمیں اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ قدرت ہمیں کامیابی عطا کرے۔ ہر فرد اور ہر قوم کا وزن کیا جائیگا۔ اور جو توازن میں کم پایا جائیگا۔ اسے مرنا ہوگا۔ فیلڈ مارشل گورنگ کے بیان کے مطابق ہٹلر نے ملک کے تمام باقی ماندہ ذرائع کو منظم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ (عین اسوقت جبکہ کل گورنگ محکمہ پرواز کے وسیع ہال میں تقریر کرنے والا تھا۔ رائل ایر فورس کے طیارے برلین پر پرواز کر رہے تھے۔ اور بم گرا رہے تھے۔ اس بمباری کے باعث گورنگ کی تقریر ایک گھنٹہ ۵ منٹ تک نہ ہو سکی) اس نے کہا۔ جرمنی کے لوگوں نے یہ سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ ان کی فتح یقینی ہے۔ لیکن قسمت ایسے تحفے آسانی سے نہیں دیتی۔ وہ لوگوں کی آزمائش کرتی ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ آج ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امیر البحر ڈوئینز کو افواج بحری کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ ڈوئینز جرمن آبدوزوں کے بیڑہ کا کمانڈر تھا۔ اسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امیر البحر رائڈر کو اس کی خدمات جلیلہ کے اعتراف کے طور پر جرمن افواج کا ایڈمرل انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

سلہٹ ۳۱ر جنوری۔ کاغذ کے قحط کی وجہ سے سلہٹ اور کیلے کے پتوں کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ اکثر پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں سلیٹ کا استعمال رائج ہو چکا ہے، اس ضلع کے اکثر مقامات میں شادی اور دوسری تقریبوں کے دعوت نامے کیلے کے پتوں پر چھاپے جاتے ہیں۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ جرمن ریڈیو نے کل رات کہا۔ کہ جرمنی کی طرف سے صلح کی کوئی پیشکش نہیں ہوئی اس قسم کی اطلاعیں کہ جرمنی اتحادیوں کو صلح کی جدید شرائط بھیج رہا ہے۔ بالکل بے بنیاد اور من گھڑت باتیں ہیں۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برلین پر برطانی بمباروں نے دوسرا حملہ اس وقت کیا۔ جبکہ گوبلز تقریر کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔

نئی دہلی ۳۱ر جنوری۔ سرکار ہند نے اعلان جاری کیا ہے کہ ہندوستانی ہوائی محکمہ طلبہ کو ہوائی بیڑے کا کام سکھانے کی ایک سکیم کا تجربہ کر رہا ہے جس میں علیگڑھ یونیورسٹی سے اسے مدد مل رہی ہے یہ تجربہ اگر کامیاب ثابت ہوا۔ تو اس میں توسیع کی کافی گنجائش ہے۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کے ان نوجوان طلبہ کو جو ہندوستانی بیڑے کے ٹیکنیکل یا کلریکل ٹریڈ گروپ میں داخل ہونا چاہیں ان کی مدد کی جائے۔ علیگڑھ میں یہ سکیم اس طرح عمل میں لائی جا رہی ہے۔ کہ یہاں کے تین مہینے کے نصاب میں ہوائی بیڑے کے فنی اور غیر فنی دونوں قسم کے مضامین شامل کر لئے گئے ہیں۔ یونیورسٹی کے معمولی نصاب تعلیم میں اس کی حیثیت ایک اختیاری مضمون کی ہوگی جسکی تعلیم کیلئے مخصوص استاد مقرر کر دیئے جائینگے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ مسٹر چرچل اپنے فوجی اور سیاسی مشیروں کے ساتھ ترکی حکومت کی دعوت پر وہاں گئے تھے جہاں وہ پریذیڈنٹ انونو اور دوسرے ترکش مدبروں سے ملے۔ ترکی کیساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے جسکے مطابق امریکہ اور برطانیہ ترکی کو اپنی حفاظت کے ہتھیار مہیا کرینگے۔ مسٹر چرچل قاہرہ واپس پہنچ گئے ہیں۔

ماسکو ۲ر فروری۔ روسی فوجوں نے یوکرین سے جرمن فوجوں کو کمک پہنچنے کا واحد رستہ بھی کاٹ دیا ہے۔ یوکرین سے ڈانباس کو تین لائنیں جاتی ہیں۔ دو کو تو پہلے روسی کاٹ چکے ہیں۔ ایک کو اب کاٹ دیا ہے اور سواوستو پر قبضہ کر لیا ہے۔ ورونیش کے محاذ پر جرمن فوجوں کی حالت خراب ہے بہت سے جرمن ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ مغربی کاکیشیا کی جرمن فوجوں کے گرد گھیرا اور بھی تنگ کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ مسولینی نے اطالوی نوجوانوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کاسا بلانکا کانفرنس کا جواب یہ ہے کہ جبتک ہمارے ہاتھوں میں ہتھیار پکڑنے کی طاقت باقی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر